بُت تراش

از

اشتیاق حسین قریشی ایم، اے

مکتبہ جامعہ

بار اول ۱۰۰۰ — دہلی۔ نئی دہلی۔ لاہور۔ لکھنؤ۔ بمبئی — قیمت ۱۲/۴-

افرادِ تمثیل

(جس ترتیب میں سامنے آتے ہیں)

بت تراش
اس کی بیوی
ایک فرشتہ
ایک مرد کا مجسمہ
ایک حسینہ کا مجسمہ

اکتوبر سنہ ۱۹۴۴ء
مطبوعہ محبوب المطابع پریس دہلی

ڈراما

ایک معمولی سی کمرہ ہے گا جس میں زیادہ ساز و سامان نہیں ہے
ایک طرف ایک مسہری ہے جس پر بستر بچھا ہوا ہے۔ دوسری
طرف ایک پردہ اور کپڑے ٹانگنے کی ایک الماری ہے
ایک چھوٹی سی میز پر گلاس میں پانی رکھا ہے اور قریب ہی ایک
کرسی بچھی ہے ۔ اس کمرے میں بت تراش اور اس کی بیوی
داخل ہوتے ہیں!

بت تراش۔ تم آج رات بھر جاگو گی! ڈاکٹری کا پیشہ بھی بہت سخت ہے!

بیوی۔ ہاں رات بھر مریض کی حالت تشویش ناک ہے۔ اور رات کو میری باری
ہے تمام رات جاگنا پڑے گا۔

بت تراش۔ کس وقت جانا ہے؟

بیوی۔ (گھڑی دیکھ کر) بس دس پانچ منٹ کے بعد مجھے رخصت ہو جانا چاہیے :
بت تراش ۔ وہاں سے کب فرصت ہوگی ؟
بیوی ۔ دوسری ڈاکٹر صبح کو آ جائے گی۔ ۸ بجے تک میں واپس آ جاؤں گی۔
بت تراش ۔رات بھر جاگنا! دن رات ڈاکٹر کی موجودگی ضروری ہے ! مریضہ کی
حالت بہت نازک معلوم ہوتی ہے
بیوی ۔ہاں، بہت نازک ہے۔بس یہی ۲۴ گھنٹے فیصلہ کن ہوں گے
موت وزندگی کی کش مکش اسی دن ختم ہو جائے گی اور اب دونوں میں
آخری طاقت آزمائی کا وقت آ گیا ہے
بت تراش۔تمھاری طبی قابلیت مریض کو نہیں بچا سکتی؟ تم موت کو شکست نہیں
دے سکتیں ؟
بیوی ۔ ہم ڈاکٹر کیا کر سکتے ہیں ؟ ہم تو دواؤں سے صرف طبیعت کی مدد کرتے
ہیں، لیکن آخری کش مکش میں فی الحقیقت ہم بے بس ہیں ... ..
بت تراش۔ مریضہ اور اس کے عزیزوں کے لئے یہ وقت کس قدر مہیب ہوگا ؟
بیوی ۔ ابھی عمر ہی کیا ہے ؟ ماں باپ الگ بے قرار ہیں۔ شوہر کی الگ حالت
خراب ہے اور ایک ننھا سا بچہ ہے !
بت تراش۔ خدا کے کارخانے کچھ سمجھ میں نہیں آتے ! کیا یہ ممکن نہ تھا کہ وہ دنیا کو پیدا
کرتا اور یہاں رنج وغم کا نشان نہ ہوتا ؟
بیوی۔ہاں ممکن تو تھا، لیکن اسی حالت میں کہ ہم سب محض کٹھ پتلیوں کی طرح ہوتے
اور ہمیں کسی قسم کی آزادی نہ ہوتی !

بت تراش۔ تم یہ کہنا چاہتی ہو کہ تمام رنج و مصائب ہمارے ہی افعال کا نتیجہ ہیں

بیوی۔ ہاں۔

بت تراش۔ اگر یہ بات ہے تو کیا یہ ممکن نہ تھا کہ وہ ہمیں آزاد پیدا کرتا لیکن ہم میں کوئی برائی کا رجحان پیدا نہ کرتا؟

بیوی۔ تم یہ غلط سمجھے ہو کہ خدا نے ہم میں برے رجحانات کو پیدا کیا ہے۔ اس نے تو سب اچھے رجحانات پیدا کئے ہیں۔ لیکن ہم اپنی کوتاہیوں کے سبب سے ان کا ٹھیک استعمال نہیں جانتے اور اس لئے نقصان اٹھاتے ہیں۔

بت تراش۔ میں یہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں اگر اچھے رجحانات ہی پیدا کرتا تو دنیا میں خرابی کو دخل نہیں ہو سکتا تھا! دیکھو، میں بھی پتھر سے بت تراشتا ہوں، ایک بے صورت مادہ کو حسن کا جامہ پہناتا ہوں، لیکن اس محدود قابلیت کے ماتحت جو مجھے حاصل ہے، میری تخلیق کامل ہوتی ہے، میرے مجسموں کو دیکھو، کوئی کہہ سکتا ہے کہ ان میں نقص ہے؟

بیوی۔ ہاں تمہارے مجسمے حسن میں کامل ہیں، لیکن ان کی حقیقت کیا ہے: بیجان سرد پتھر کے ٹکڑے .. نہ ان میں روح ہے نہ طاقت، ہل بھی تو سکتے، پتھر کے اعضا میں تناسب پیدا کرنا اور بات ہے اور روح کی تشکیل دوسری چیز ہے۔

بت تراش۔ میرے مجسمے ہل نہیں سکتے، بے جان ہیں، لیکن بے روح نہیں ہیں۔ ... .. دیکھو وہ جو حسینہ کا بت میں نے تراشا ہے کیا تم اسے بے روح

کہہ سکتی ہو ؟ مجھے یقین ہے کہ اس کی آنکھوں، اس کے خط و خال، اس کے
بشرے سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ایک انفرادیت کی مالک   کیا
دنیا کے دو بت یکساں ہوتے ہیں ؟ ان سستے پتھر کے ٹکڑوں کا ذکر نہ کرو
جو تجارتی اغراض کے لیے بنائے جاتے ہیں اور بدذوق تو دولتوں کے گھر
کی زینت بنے ہیں، ان بتوں میں سے جنھیں کسی سچے بت تراش نے بنایا
ہو دو یکساں نہیں نکلیں گے   مجھے یقین ہے کہ میرے بت مردہ
نہیں ہیں۔   وہ اس اعتبار سے بے جان ہیں کہ حرکت نہیں کر سکتے
چل نہیں سکتے لیکن ان کی روح سے انکار نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ ان کی
خصوصیات زندہ انسانوں کی خصوصیات سے بھی بڑھ کر ہیں۔

بیومی۔ بے شک، تمہارے بتوں کے بشرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر وہ زندہ ہوتے
تو جیتے جاگتے انسانوں کی طرح ہوتے لیکن پھر بھی

بت تراش نہیں وہ اب بھی انسانوں کی طرح ہیں   تم نے کبھی ان کی
صحبت کے خاموش اثر کو دیکھا ہے ؟ میں جب اس کمرے میں ہوتا ہوں تو
تنہائی محسوس نہیں کرتا۔   میں نے ان بتوں کو متضاد جذبات
کی کش مکش سے محفوظ رکھا ہے ان کی ہر چیز میں، چتون میں، بشرہ میں، اعضا
میں محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہے   میرے مجسمے انسان نہیں
ہیں، لیکن انسانوں سے بڑھ کر ہیں، یعنی دیوتا ہیں   ان کے اثر
میں آ کر انسان رنج و غم بھول جاتا ہے اور اس کا دل محبت سے بھر جاتا ہے
اگر میں ان میں جان ڈال سکتا تو تم دیکھتیں کہ وہ ولی ہوتے، بالکل

کامل۔ ایسے کامل کہ نقص ان کے پاس بھی نہ پھٹک سکتا۔

بیوی۔ اس وقت تمہارے اوپر شاعرانہ جذبات کا غلبہ ہے۔۔

بت تراش۔ نہیں بلکہ اپنی قوت تخلیق کا سرور ہے ۔۔ اگر میں دنیا کا خالق ہوتا تو اس دنیا میں رنج و آلام کا نام و نشان بھی نہ ہوتا۔ اگر میرے مجسمے زندہ ہو جائیں تو تم دیکھو کہ اُن کی دنیا جنت کا نمونہ ہو۔

بیوی۔ (گھڑی دیکھکر) میرے جانے کا وقت آگیا جب تمہاری مخلوقات کی دنیا میں زندگی پیدا ہو جائے گی تو اس جنت ارضی کا میں بھی مشاہدہ کروں گی۔

بت تراش۔ (ہنس کر) تم جانتی ہو کہ ایک صنّاع کا خواب کبھی پورا نہیں ہوتا۔ یہی اچھا ہے اگر اس کے تمام خواب حقیقت بنجایا کریں تو شاید وہ خواب دیکھنا چھوڑ دے ۔ صناع ہر روز ایک خیالی دنیا بناتا ہے اور پھر اُسے بگاڑ دیتا ہے۔ اگر اس کے بنائے ہوئے عالم خیالی نہ ہوں تو وہ انھیں آسانی سے نہ بگاڑ سکے .....

بیوی۔ (مسکرا کر) اچھا میں رخصت ہوتی ہوں، تم خیالی عالم بناتے اور بگاڑتے رہو۔ لیکن کوئی ایسی دنیا نہ بنانا جس میں میں نہ ہوں! خدا حافظ!

بت تراش۔ خدا حافظ!

[بیوی جاتی ہے، بت تراش چارپائی پر لیٹ جاتا ہے، اور ذرا سی دیر میں سو جاتا ہے، یکایک نظارہ بدلتا ہے، کمرہ کا تمام سامان غائب ہو جاتا ہے اور کمرے کی دیواریں بھی نظر سے

غائب ہو جاتی ہیں، اس کی جگہ ایک اور کمرہ نظر آتا ہے جو معلوم
ہوتا ہے کہ بت تراش کا عمل ہے، یہاں دو مکمل بنے ہوئے بت
نظر آتے ہیں ایک ان میں سے مرد کا مجسمہ ہے جو بت تراش کی
طرح جوان اور خوب صورت ہے اور بشرہ پر محبت کا اثر غالب
ہے۔ دوسرا مجسمہ ایک حسینہ کا ہے۔ یہ بھی محبت کے نشے میں
سرشار معلوم ہوتی ہے دو چار آلات بت تراشی ایک طرف پڑے
ہیں اور ایک آدھ نیم تراشیدہ پتھر ہے جس وقت یہ نظارہ نظر
کے سامنے آتا ہے تو روشنی ہلکی ہوتی ہے اور تمام چیزیں دھندلی
نظر آتی ہیں، اتنے میں آہستہ آہستہ روشنی تیز ہوتی ہے اور کمرے میں
ایک فرشتہ داخل ہوتا ہے جو اپنے پروں سے دونوں مجسموں کو
چھوتا ہے، مجسموں میں زندگی کے آثار پیدا ہوتے ہیں اور دونوں
اپنے اپنے استادوں سے نیچے اتر آتے ہیں، فرشتہ غائب
ہو جاتا ہے۔]

عورت۔ کس قدر حیرت انگیز ہے، یہ حرکت کی قوت! میں اتنے عرصے سے ساکت
کھڑی تھی، لیکن ہل نہیں سکتی تھی ... . (اپنے ہاتھ پیر ہلا کر) یہ حرکت
کی نعمت جس کے لئے میں ترستی تھی۔

مرد۔ اور یہ قوت ناطقہ! میرے دل میں خیالات پتھر بنے ہوئے جمع تھے میری آنکھوں
سے اُن کا اظہار ہوتا تھا لیکن وہ زبان پر نہیں آسکتے تھے .. .. اب
میرے دل میں جو کچھ ہے وہ زبان سے کہہ سکتا ہوں . .. ...

عورت۔ (مرد کی طرف دیکھ کر) میرے خون میں ایک حرارت ہے ۔
(اپنے بازوؤں کو دیکھ کر) ان بازوؤں میں، ان ہاتھوں میں وہ پتھر کی خنکی نہیں،
وہ سختی نہیں، ایک شادابی ہے، ایک حس ہے ۔ برسوں مردہ
رہنے کے بعد زندہ ہونا کس قدر حیرت انگیز ہے۔

مرد ۔ (عورت کے قریب آ کر) میرے بازوؤں کی توانائی دیکھو۔ ۔ ۔۔۔۔
(ایک نامکمل مجسمہ اٹھا کر) اس بھاری پتھر کو کس آسانی سے اٹھا لیتا ہوں
پہلے میرے لئے اپنی پلک ہلانا بھی ناممکن تھا، اب بڑے سے بڑے بوجھ
کو اٹھا سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔ ۔

عورت۔ (اس نامکمل مجسمہ کی طرف بڑھ کر) دیکھوں میں اسے اٹھا سکتی ہوں۔۔۔۔

مرد ۔ (آگے بڑھ کر اسے روکتا ہے) نہیں یہ تمہارا کام نہیں ہے۔ تمہارے نرم
و نازک اعضا ایسے سخت کاموں کے لئے نہیں بنے ہیں۔ ۔۔۔

عورت۔ نہیں مجھے ذرا طاقت آزمانے دو ۔ ۔۔ دیکھوں تو تم اٹھا سکتے
ہو تو میں کیوں نہیں اٹھا سکتی ! ۔ ۔۔۔ ۔

مرد ۔ (لجاجت سے) تم کہنا تو مانو ۔ اپنے بازوؤں کو دیکھو اور پھر میرے
بازوؤں پر نظر ڈالو۔ دونوں کی طاقت میں کیا مقابلہ ہے ؟

عورت (ضد سے) نہیں میں تو اٹھا کر دیکھتی ہوں ۔۔
(جا کر کوشش کرتی ہے اور بہت زور لگاتی ہے لیکن نہیں اٹھا سکتی)

مرد ۔ بس اب رہنے دو، اسے چھوڑ دو، ناحق تھک جاؤ گی ۔۔۔۔۔۔۔
دیکھو پسینہ آ گیا

(اپنے دامن سے عورت کی پیشانی کا پسینہ صاف کرتا ہے)

عورت ایک مرتبہ اور کوشش کروں (زور لگاتی ہے نہیں اٹھا سکتی، تھک کر بیٹھ جاتی ہے)

مرد۔ (برابر بیٹھ جاتا ہے) میں نہ کہتا تھا! تمہارے نرم و نازک جسم کو جفاکشی کے لئے نہیں بنایا گیا ہے۔

عورت۔ (حقیقی جوش کے ساتھ) تم کس قدر حیرت انگیز ہو! جو چاہو کر سکتے ہو!

مرد۔ (نہایت نرمی کے ساتھ) ہاں مجھ میں طاقت ہے، لیکن اُس کا صرف ایک استعمال ہے، وہ یہ کہ تمہاری حفاظت اور خدمت کروں ...

عورت۔ (چہرے سے حیا کے آثار پیدا ہوتے ہیں) میری خدمت؟ کیوں؟ کس لئے؟ میں تم پر کیا حق رکھتی ہوں؟

مرد۔ (کھڑا ہو جاتا ہے اور پھر نہایت احترام سے، گویا کسی ملکہ کی خدمت میں حاضر ہے) تم مجھ سے پوچھتی ہو کہ تم مجھ پر کیا حق رکھتی ہو؟ کیا اس کونے میں کھڑے کھڑے میں نے تمھیں ایک پتھر کے ٹکڑے میں سے آہستہ آہستہ نکلتے نہیں دیکھا؟ کیا بت تراش کی ایک ایک ضرب پر میری نگاہ نہیں جمی رہی ہے، کیا ہر وہ خط جو بت تراش کی بسولی سے پیدا ہوا میرے دل میں گھر نہیں کر گیا؟.......... وہ دن مجھے یاد ہے جب تم تکمیل کو پہنچیں، تم پتھر کی تھیں لیکن حسن میں یکتا، تم ایک تھیں جس کی زبان پتھر تھی، تم ایک نغمہ تھیں جس کی آواز پتھر تھی میں نے جب تم پر نظر ڈالی تو تمہاری نگاہوں میں سے محبت ٹپکتی تھی ..

میرا دل پتھر کا تھا لیکن تمہاری محبت سے گداز تھا، تمہارا دل پتھر کا تھا
لیکن میری محبت کا قدر دان تھا۔ ..

عورت۔ تمہاری باتیں کیسی شیریں ہیں تمہاری زبان سے جو لفظ
نکلتا ہے وہ ایک شعر ہے ..

مرد۔ ہاں اس لئے کہ میرے دل پر محبت کے شیریں جذبہ کی حکومت ہے
میں تم پر سو جان سے فدا ہوں، یہ ایک شیریں حقیقت ہے
جسے میں جس طرح بھی ظاہر کروں شعر بن کر ظاہر ہو گی۔

عورت۔ مجھے تمہاری باتیں بہت اچھی لگتی ہیں میں نے بھی جس
دن سے بنی ہوں تمہیں اس کونے میں کھڑا دیکھا ہے۔ اور تمہارے اعضا
کی مضبوطی تمہارے جسم کی توانائی، تمہارے جسم پر فریفتہ رہی ہوں

مرد۔ بس میں تمہاری زبان سے یہ حقیقت سننے کے لئے بیتاب تھا
میرا دل کہتا تھا کہ تمہیں مجھ سے محبت ہے۔ لیکن اس حقیقت کو تمہاری
زبان سے سننا کچھ اور ہی لطف دیتا ہے۔

عورت۔ اگر تم نہ ہوتے تو میں تنہا کیا کرتی ؟ زندگی کا صحیح لطف تمہاری موجودگی سے
حاصل ہے (دونوں ایک دوسرے کے قریب بیٹھ جاتے ہیں، عورت
کا ہاتھ مرد کے ہاتھ میں ہے)

(ایک طرف سے بت تراش داخل ہوتا ہے)

بت تراش۔ (حیرت سے) کیا تصور کی دنیا حقیقت میں منتقل ہو رہی ہے ...
کیا یہ پتھر کے مجسمے۔ ... ...

عورت (مرد سے) اس شخص کو میں نے یہاں بہت دیکھا ہے ..... (غیر مکمل مجسمے کی طرف اشارہ کرکے) اسے یہی تو بنا رہا تھا۔

مرد۔ (عورت سے) ہاں، اور اسی نے تمھیں بنایا ہے میں نے مہینوں اسے اپنی بسولی سے تمھارے ایک ایک عضو ایک ایک خط و خال کو درست کرتے دیکھا ہے!

بت تراش۔ (اسی حیرت کے عالم میں) میری مخلوق! زندہ، جیتی جاگتی! دیکھوں اب زندہ ہو کر کیا کرتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ایسا کوئی آدمی نہیں ہو سکتا جو ان کے برابر نیک، صاف باطن اور محبت سے بھرا ہوا ہو۔

عورت۔ (مرد سے) تو یہ ہے میرا خالق! کیسی صنعت کا مالک ہے! اسی نے تمھیں بھی بنایا ہے؟

مرد۔ ہاں، اسی نے بنایا ہے۔ یہ مجھے محبت آمیز نگاہوں سے دیکھا کرتا تھا۔ اس کے ہر اشارے سے پایا جاتا تھا کہ اُسے میرے بنانے پر فخر ہے

بت تراش۔ (آگے بڑھتا ہے) تم دونوں زندہ ہو گئے! میرے مدتوں کے خواب کی تعبیر آج نظر آئی۔

مرد۔ ہاں ہم دونوں آج زندہ ہو گئے وہ تمام خوبیاں جو آپ نے ہم میں پیدا کی تھیں آج زندہ ہیں۔

بت تراش۔ (محبت کے ساتھ) ہاں تمھارے چہرے سے وہی شرافت ٹپکتی ہے جو میرا

مدعا تھا (عورت کی طرف دیکھ کر) تم زندگی سے خوش ہو؟
عورت۔ خوش، خوش تو ایک کم زور لفظ ہے، ہوا میں سانس لینا، حرکت کرنا، بولنا چالنا یہ تمام چیزیں کس قدر حیرت انگیز ہیں
یہ دنیا کیسی اچھی جگہ ہے! مجھے یہ دنیا بہت پسند ہے!
بت تراش۔ مجھے یہ سن کے خوشی ہوئی، اگر تم دنیا میں پیدا ہو کر خوش نہ رہتیں اگر اسے پسند نہ کرتیں تو میری روح مجھ پر ملامت کرتی
عورت۔ کیوں؟
بت تراش۔ اس لیے کہ تم میری مخلوق ہو، میں نے تمھیں بنایا ہے۔ مجھے اس کا کیا حق پہنچتا تھا کہ تمھیں رنج و الم کے لئے پیدا کروں۔ خوشی کے لئے پیدا کرنا راحت ہے، رنج کے لئے پیدا کرنا عذاب!
عورت۔ آپ مجھے خوش دیکھ کر خوش ہیں؟
بت تراش۔ میں تمھاری خوشی میں اپنے مقصد کی تکمیل دیکھتا ہوں وہ قوت تخلیق جو میری روح کا خاصہ ہے تمھیں جیتا جاگتا خوش دیکھ کر اطمینان محسوس کرتی ہے!
عورت۔ کس قدر حیرت انگیز زندگی ہے! (مرد کی طرف اشارہ کرکے) ابھی یہ کہہ رہے تھے کہ ان کی توانائی کا مقصد یہ ہے کہ میری حفاظت کریں میری خدمت میں سرگرم رہیں۔ اب آپ اپنی زندگی کا مقصد یہ بتاتے ہیں کہ میں دنیا میں رہ کر خوش و خرم رہوں مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ میں دنیا میں پیدا نہیں ہوئی بلکہ دنیا میرے لئے

پیدا ہوئی ہے۔

مرد۔ (آگے بڑھ کر) دنیا تمھارے لئے پیدا ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو، میں ضرور تمھارے ہی لئے پیدا ہوا ہوں۔

عورت۔ (بت تراش کی طرف متوجہ ہو کر) اور آپ کس کے لیے پیدا ہوئے ہیں۔

بت تراش۔ اس قوت تخلیق کے لئے جو ہمیں دونوں کو عالم وجود میں لائی ہے

عورت۔ (کسی قدر رشک کے ساتھ) آپ خالصاً میرے لئے پیدا نہیں ہوئے ہیں۔

بت تراش۔ ایک اعتبار سے ضرور! تم میری تخلیق کا اعلیٰ ترین منظر ہو۔ اگر تم عالم وجود میں نہ آتیں تو میرا وجود بے کار تھا!

عورت۔ آپ کس قدر عقل مند ہیں . . آپ کی بہت سی باتیں تو میں سمجھ بھی نہیں سکتی! مجھے پیدا کرنے کے لئے کس قدر قابلیت کی ضرورت ہوئی ہوگی۔

بت تراش۔ قابلیت نہیں، بلکہ اپنی تمام روح کو ایک مرکز پر جمع کرنا پڑا تھا جب تم کو بنا سکا۔

عورت۔ میں آپ کو اچھی لگتی ہوں؟ (مرد کی طرف اشارہ کر کے) یہ مجھ سے کہتے ہیں کہ میں حسین ہوں!

بت تراش۔ حسین! کیا میں نے مدتوں تک اس حُسن کا خواب نہیں دیکھا جس کی تم تعبیر ہو؟ وہ تمام حُسن جو میری روح کی عمیق ترین گہرائیوں میں پوشیدہ

تھا کھینچ کر اس لے سطح پر نہیں آ گیا کہ اسے کوٹ کوٹ کر تمہارے اعضا
میں بھر دوں ؟ کیا میں نے دنیا کے اس تمام حسن کو جسے میری آنکھیں دیکھ
سکیں اور عالم بالا کی اس تمام خوب صورتی کو جسے میری روح تصور میں
لا سکی تمہاری تخلیق میں صرف نہیں کیا ؟ تم سے زیادہ حُسن
کا تصور میرے دماغ میں نہیں آ سکتا تھا۔ اس تصور کو میں اب زندہ
دیکھ رہا ہوں : تم سے زیادہ حسین کون ہو سکتا ہے !

عورت۔ آپ کی باتوں میں اعجاز ہے آپ کے فن نے میرے
جسم کو یہ تناسب دیا، اب آپ کی باتوں سے میری روح میں کیف پیدا
ہوتا ہے - میرے لئے بھی زندگی کا اعلیٰ ترین مقصد آپ
کی محبت ہے۔

بت تراش۔ (جو محبت کا لفظ سن کر ذرا چونکتا ہے) بے شک وہ محبت جو مخلوق کو
خالق کے ساتھ ہونی چاہیئے۔

عورت۔ میں یہ نہیں جانتی میں تو صرف اس قدر جانتی ہوں کہ آپ
ہر وقت میرے ساتھ رہیں۔ اپنی شیریں گفتگو سے میرے دل کو گرماتے
رہیں۔ آپ کے مضبوط بازو ---- . .

مرد۔ (آگے بڑھ کر) یہ تم کیا کہہ رہی ہو ؟ تم مجھے بھولی جا رہی ہو ؟ میں جو برسوں
کھڑا ہوا تمھیں محبت بھری نظروں سے دیکھتا رہا ہوں۔ میں جو ہمیشہ تمہاری
ایک ایک آن پر فدا رہا ہوں۔

عورت۔ (مرد سے) میں تمھیں اس سے نہیں روکتی کہ تم اب بھی اسی طرح فدا رہو۔

تم اگر مجھے دیکھ کر خوش ہو سکتے ہو تو اب بھی میں تم سے یہ خوشی چھینا نہیں چاہتی

مرد۔ عورت سے، لیکن یہ صریحی ظلم ہے کیا میں نے تم سے پہلے اظہار محبت نہیں کیا؟

عورت۔ (مرد سے) اس سے کیا ہوتا ہے؟ میں اپنی طبیعت کی مالک ہوں، میں تم سے نفرت نہیں کرتی۔ مجھے تمھاری محبت بری نہیں لگتی، تم اگر محبت کرتے ہو تو کئے جاؤ لیکن تم مجھ سے یہ امید نہ رکھو کہ میں اپنی خوشی کو تمھارے اوپر نثار کر دوں مجھے جس سے محبت ہے، میں تو اسی سے محبت کر سکتی ہوں۔

مرد۔ (عورت سے) تم کس قدر خود غرض ہو تمھاری اس بھولی بھالی صورت کے پردے میں کس قدر سختی اور سنگ دلی پوشیدہ ہے

عورت۔ (مرد سے) تم سنگ دل اور خود غرض نہیں ہو؟ تمھیں یہ حق کیوں کر پہنچتا ہے کہ میری راحت برباد کردو اور مجھ سے یہ مطالبہ کرو کہ میں اس سے محبت نہ کروں جو تم سے افضل ہے اور جس کی طرف میرا دل راغب ہے!

بت تراش۔ میں اس جھگڑے کا خاتمہ کیے دیتا ہوں تم دونوں میری مخلوق ہو لہذا میرا کہنا مانو ایک دوسرے سے محبت کرو اور مجھے رہنے دو

مرد۔ (خوش ہو کر، دیکھا! فیصلہ میرے ہی حق میں ہوا!

عورت۔ (بت تراش سے) تم نے مجھے اس لئے پیدا کیا تھا؟ تم خوب جانتے ہو کہ میرے

دل میں تمہاری محبت کی آگ روشن ہو چکی ہے اور تم کچھ بھی کہو یہ آگ نہیں
بجھ سکتی
بت تراش۔ (مجبور ہو کر) لیکن تمہیں معلوم ہے کہ میری شادی ہو چکی ہے؟ میرے
اوپر ایک اور عورت کا حق ہے وہ میری بیوی ہے!
عورت۔ (تیزی سے) کیا اسے بھی تم نے پیدا کیا تھا؟
بت تراش۔ نہیں۔
عورت۔ پھر اس کا حق میرے برابر نہیں ہو سکتا!
بت تراش۔ تم نہیں سمجھتیں، تمہاری تخلیق سے پہلے میں اور وہ ایک مضبوط رشتہ
میں منسلک ہو چکے تھے اور وہ رشتہ ایسا ہے جسے کوئی قوت نہیں
توڑ سکتی۔
عورت۔ اگر یہ بات ہے تو تم نے مجھے کیوں پیدا کیا تھا؟ جب تم یہ قوت نہیں رکھتے
تھے کہ مجھے خوش رکھ سکو، جب تم کسی اور کے ساتھ پہلے ہی منسلک ہو چکے
تھے تو میری تخلیق کی کیا ضرورت تھی؟
بت تراش۔ مجھے کیا معلوم تھا کہ یہ صورت پیش آئے گی، میں کیا جانتا تھا کہ تم میری
محبت میں اس شدت سے مبتلا ہو جاؤ گی!
عورت۔ کیا میں مدتوں تمہارے دل کی آرزو بن کر تمہاری روح میں پوشیدہ
نہیں رہی؟ کیا میں تمہارے تصورات کا اعلیٰ ترین مظہر بن کر تمہارے
دماغ کے گوشہ گوشہ میں مستولی نہیں رہی؟ کیا میں، تمہاری رگوں کا خون
بن کر تمہارے قلب و جگر کی نشو و نما کا ذریعہ نہیں بنی رہی؟ تمہاری قوت

تخلیق کیا چیز تھی ؛ تمہارے دل کی تڑپ تھی۔ جو مجھے ظاہر دیکھنا چاہتی تھی ! تمہارا تصور کیا تھا ؟ تمہارے دماغ کی سعی پیہم کہ مجھے بے پردہ دیکھے ! آج میں بے نقاب ہو کر جب تمہاری محبت کی بھیک مانگ رہی ہوں تو مجھے ٹھکراتے ہو ! تمہارا تمہاری بیوی کے ساتھ رشتہ مضبوط ہو گا لیکن اس سے زیادہ مضبوط نہیں ہو سکتا جو میرے اور تمہارے درمیان قائم ہے اس لئے کہ تم اور تمہاری بیوی تو دو وجود ہیں لیکن میں اور تم ایک ہی ہیں ۔ تم میں اور تمہاری بیوی میں تفرق ممکن ہے لیکن مجھ میں اور تم میں علیحدگی نہیں ہو سکتی !

بت تراش۔ تم بالکل سچ کہتی ہو تم میری روح کا جزو ہو

عورت (قریب آکر بت تراش کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر) پھر تم میری محبت سے کیونکر انکار کر سکتے ہو ؟

بت تراش۔ (جوش کے عالم میں) نہیں، میں تمہاری محبت سے انکار نہیں کر سکتا میں اپنی روح کو اپنے جسم سے جدا کر سکتا ہوں۔ اپنی بینائی کو اپنی آنکھوں سے چھڑا سکتا ہوں لیکن تمہاری محبت کو اپنے دل سے نہیں نکال سکتا ۔ مجھے تم سے ایسی گہری محبت ہے جو الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتی !

عورت۔ میرا مقصد زیست ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(اتنے میں بت تراش کی بیوی داخل ہوتی ہے)

بیوی۔ یہ میں اپنی آنکھوں سے کیا دیکھ رہی ہوں ؟ اپنے کانوں سے کیا

سن رہی ہوں؟
عورت۔ ایک روح کے دو ٹکڑوں کو ملتے ہوئے ۔ ازل کے بچھڑے
پھر مل رہے ہیں۔
بیوی۔ (طیش میں آکر) چپ نابکار! تجھے شرم نہیں آتی!
عورت۔ ایک حقیقت کا اظہار کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس پر شرم آئے۔
بیوی۔ (بت تراش سے) یہ کیا رنگ رلیاں منا رہے ہو؟ یہ اظہار محبت! کچھ
تو شرماؤ۔
بت تراش۔ میں تمھیں یقین دلاتا ہوں کہ اس اظہار محبت میں شرمانے کی کوئی بات
نہیں ہے۔ یہ عورت میری مخلوق ہے ۔ ۔۔ میرے تصورات
کا مجسمہ ہے۔ اُس حُسن کی تشکیل ہے جسے میں نے برسوں خواب میں
دیکھا اور اس خواب کی تعبیر ہے جو میں سوتے جاگتے ہر وقت دیکھا کرتا
تھا ۔ ۔۔ جب یہ پتھر کی تھی اور میں اس حُسن کی تعریف کرتا تھا
تو تم ناراض نہیں ہوتی تھیں بلکہ میری تائید کرتی تھیں، جب میں اسے
دیکھ کر خوش ہوتا تھا تو تم بھی خوش ہوتی تھیں ۔ کیا یہ سب
محبت کی علامتیں نہ تھیں؟ کیا کبھی تم نے مجھے اس سے محبت کرنے سے
باز رکھا تھا؟ کیا تم نے خود اس کی تعریف نہیں کی؟ کیا تمھیں خود اس
کی محبت بھری نگاہیں اچھی نہ لگتی تھیں؟ اب یہ زندہ ہو گئی اور اس
کی تمام خوبیاں اس کے ساتھ زندہ ہو گئیں تو تم مجھے اس کی محبت
سے کیوں باز رکھتی ہو؟

بیوی۔ ایک مجسمے کی محبت میرے دل میں رشک کا جذبہ پیدا نہیں کر سکتی تھی
لیکن ایک جیتی جاگتی عورت کی محبت ! اسے میں برداشت نہیں
کر سکتی۔
بت تراش۔ لیکن کیا تم یہ نہیں جانتیں کہ میں اس کے ساتھ محبت کرنے میں
مجبور ہوں۔
بیوی۔ تمہیں یہ فیصلہ کرنا پڑے گا کہ تم میرے ساتھ محبت کرو گے یا اس کے ساتھ
(اتنے میں مرد جو اب تک پیچھے کی طرف کھڑا ان واقعات کا مشاہدہ
کر رہا تھا آگے بڑھتا ہے)
مرد۔ (بیوی کے قریب آکر) میں آپ کی خدمت میں محبت کا ہدیہ پیش کرتا ہوں۔
بت تراش۔ (سختی سے) دور ہو یہاں سے، بدتمیز!
بیوی۔ (مرد سے) تم کون ہو؟
مرد۔ آپ بھول گئیں (اپنے استادہ کی طرف اشارہ کرکے) میں
یہاں کھڑا کھڑا اکثر آپ کو دیکھا کرتا تھا لیکن میرے منہ میں زبان
نہ تھی کہ کچھ عرض کرتا۔ آج قدرت نے زبان دے دی ہے۔
بیوی۔ (مرد کے حسن سے متاثر ہو کر) ہاں، تو تم ہو وہ مجسمہ جسے میں نے برسوں
مردانہ حسن کا اعلیٰ ترین نمونہ سمجھا ہے۔
مرد اور آپ وہ خاتون ہیں جو اس کمرہ میں آکر میری تعریف کرتی تھیں، میرے
تناسب اعضا سے خوش ہوتی تھیں، میرے طاقت ور بازوؤں، میرے
چوڑے سینے کو اچھا بتاتی تھیں۔

بیوی۔ ہاں، یہ ٹھیک ہے کیا میں نے تمہاری تخلیق میں اپنے شوہر
کی مدد نہیں کی؟ کیا میں اکثر اسے نہیں بتایا کہ مرد، نہ حسن کا
صحیح معیار کیا ہونا چاہیئے؟ ۔اب جو میں غور کرتی ہوں تو یہ محسوس
ہوتا ہے کہ تم میرے تصورات کی تکمیل ہو۔

بت تراش۔ (ناراض ہو کر) جھوٹ بالکل جھوٹ یہ شخص بھی میرا بنایا ہوا
ہے اس کے حسن اور تناسب اعضا کو بھی میں نے ہی تخلیق کیا ہے۔

بیوی۔ کیا ہوگا لیکن میں اتنا ضرور جانتی ہوں کہ میرے نزدیک بھی
مردانہ حسن کا یہی معیار رہا ہے اور اب بھی ہے ۔ ۔

بت تراش۔ تمھیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ تم میری بیوی ہو

بیوی۔ تم نے اس عورت سے محبت کرنے سے پہلے یہ سوچا تھا کہ تم میرے
شوہر ہو ۔ اگر تمھیں اس عورت سے محبت ہو سکتی ہے تو
میں اس مرد سے محبت کیوں نہ کروں؟

بت تراش۔ تم میری محبت کی رفعت اور بلندی کو نہیں سمجھ سکتیں ۔ ۔ ۔
میری محبت ۔

بیوی۔ اور تم میری محبت کو سمجھ سکتے ہو؟ (مرد کی طرف متوجہ ہو کر) چلو میں تمھارے
ساتھ چلتی ہوں، ہم تم مل کر ایک نئی دنیا بنائیں گے، جو اس دنیا سے
ہزار درجہ خوبصورت اور دلکش ہوگی!

(مرد اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا ہے اور دونوں دروازہ کی طرف
جاتے ہیں)

بت تراش۔ (فوری غصہ کے ماتحت پیچھے لپکتا ہے اور بیوی کو پکڑ کے کھینچتا ہے)

ٹھہر، بے حیا! یہ کیا کرتی ہے، غیر مرد کے ساتھ ۔۔ ۔

(مرد غصہ کے ساتھ پیچھے مڑتا ہے اور بت تراش کو پکڑ کے)

مرد۔ تو روکنے والا کون ہوتا ہے؟

بت تراش۔ اس عورت کا شوہر اور ۔ ۔۔۔۔

بیوی۔ میں تجھے شوہر تسلیم نہیں کرتی ۔۔

بت تراش۔ (مرد سے) اور تیرا خالق!

مرد۔ میں ایسے شخص کو اپنا خالق نہیں مانتا جو متواتر میری راحت میں مخل ہوتا رہے پہلے تو نے اس حسینہ کو چھین لیا، اب تو اسے بھی چھیننا چاہتا ہے کیا تو نے اس لئے مجھے پیدا کیا تھا۔ کہ میری ہر مسرت میں مخل ہو

بت تراش۔ (غصہ کے ساتھ) نابکار! میں نے تجھے اس لئے بنایا تھا کہ تو میری برابری کرے اور پھر میری بیوی کے ساتھ محبت

(بت تراش مرد کو پکڑ کے کھینچتا ہے مرد بت تراش کو آسانی سے ہٹا دیتا ہے اور پھر اس کا گلا گھونٹ دیتا ہے اور بت تراش مر کر زمین پر گر پڑتا ہے ۔ ۔ عورت کو اس پر بہت طیش آتا ہے اور بیوی کی طرف بڑھتی ہے)

عورت۔ یہ تیرا کام ہے اصل میں تو ہے میرے خالق، میرے محبوب کی قاتل!

بیوی۔ ہاں میں ہوں قاتل۔ کر تو کیا کر سکتی ہے؟

(عورت بیوی کو پکڑتی ہے، اور اس سے دست و گریبان ہوتی ہے بالآخر بیوی غالب آتی ہے، اور عورت کو گلا گھونٹ کر مار ڈالتی ہے)

مرد۔ اب ہم اور تم اس دنیا میں خوش رہیں گے (دونوں باہر جاتے ہیں)

(یکایک پھر نظارہ بدلتا ہے، وہی بت تراش کی خوابگاہ ہے اور بت تراش اب تک پڑا سو رہا ہے اتنے میں بیوی داخل ہوتی ہے)

بیوی۔ تم اب تک سو رہے ہو! یہ سستی!

بت تراش۔ (کروٹ بدل کر) کون! مردوں کو جگانے کون آیا!

بیوی۔ ہوش میں آؤ، کیا خواب دیکھ رہے ہو؟

بت تراش۔ (یکایک اٹھ بیٹھتا ہے، اس کے چہرے پر حیرت و استعجاب کے آثار پائے جاتے ہیں) تم واپس آگئیں؟

بیوی۔ ہاں، میں واپس آگئی ---- اگر نہ آجاتی تو میاں کیسے ہوتی؟

بت تراش۔ اور میں اپنے بستر پر ہوں؟

بیوی۔ کیا ہو گیا ہے تمھیں؟ کہاں ہو!

بت تراش۔ (آنکھیں مل کر) کیسا حیرت انگیز خواب تھا خدا کا شکر ہے کہ میں زندہ ہوں!

بیوی۔ کیسا خواب دیکھا تھا؟

بت تراش۔ ذرا حواس ٹھکانے آ جائیں تو سناؤں گا ۔۔ لیکن میں
خدا کی تخلیق پر نکتہ چینی سے توبہ کرتا ہوں

بیوی۔ تم بہت متاثر نظر آتے ہو؟

بت تراش۔ ہاں، کوئی اور ذکر چھیڑو۔ مریضہ کا کیا حال ہے؟

بیوی۔ اب بہتر ہے صحت یابی کی امید ہے۔

بت تراش۔ تم میرے پاس ہو تمھارا پاس ہونا کس قدر اچھا ہے!

بیوی۔ میں تم سے جدا کیوں کر ہو سکتی ہوں؟

پردہ